بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

سادگی اور بے تکلّفی کے حوالے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے غلامِ صادق
حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی سیرتِ طیبہ کا بیان

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13 / نومبر 2026ء ۱۳ر نبوت ۱۴۰۵ ھش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبات میں مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سادگی کے حوالے سے اُسوۂ حسنہ کا ذکر کیا تھا۔ آج اپنے آقا کی پیروی میں آپؐ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ کی کچھ باتیں، کچھ واقعات اس حوالے سے پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکّل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رُو سے مسیحؑ کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیحؑ کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے، گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام سیر کو تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں وفاتِ مسیحؑ پر بات چیت شروع ہوگئی، کسی نے کہا کہ حضور! اب تو مسیحؑ کی قوم بھی مسیحؑ کی وفات مان گئی ہے، حضور! اب اس قصّہ کو جانے دیں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ابھی بھی اس میں سے زہر نکلتا رہتا ہے، گویا ابھی بھی یہ بحث ختم نہیں ہوئی۔ جب تک اس کی سری نہ کھائی جائے، یعنی جب تک اس مسئلے کا سر نہ کچلا جائے اس کی جان نہیں نکلتی۔

سیر کے وقت حضورؑ بہت تیزی کے ساتھ چلتے تھے، یہاں تک کہ لوگ بھاگ بھاگ کر ساتھ ملا کرتے تھے۔ کئی دفعہ لوگوں کے بھاگنے سے، لوگوں کے پاؤں سے حضورؑ کی چھڑی گر جایا کرتی، لیکن آپؑ نے کبھی کسی کو کچھ نہیں کہا۔

اسی طرح سیر کے دوران اگر کبھی حضرت امّ المومنینؓ اور دیگر خواتین ساتھ ہوتیں تو حضورؑ بڑی سادگی کے ساتھ خواتین کو نصائح فرماتے، کبھی کسی عمدہ تلاوت کرنے والے قاری سے بڑے بے تکلّف ماحول میں تلاوتِ قرآن کریم سنا کرتے۔ سیر میں یہ تمیز بھی نہ ہوتی کہ کوئی آگے نہ بڑھے، بعض جلیل القدر صحابہؓ خیال کرتے کہ یوں لوگوں کے آگے بڑھنے سے مٹی اڑتی ہے مگر حضورؑ نے کبھی اس کی پرواہ نہیں کی۔ سیر میں اگر کسی کے پاؤں پڑنے کی وجہ سے حضورؑ کی چھڑی گر جاتی یا جوتی پاؤں سے نکل جاتی تو آپؑ رُک جاتے مگر پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے کہ اسے ندامت نہ ہو۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ کی زندگی کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپؑ کو تکلّف اور بناوٹ سے اپنے آپ کو ممتاز ظاہر کرنے کی عادت نہیں تھی۔

ایک دفعہ آپؑ چولہ بابا نانکؒ جی کی زیارت کے لیے مع چند خدّام ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بڑ کے درخت کے نیچے کپڑا بچھا کر حضورؑ مع احبابِ جماعت بیٹھ گئے۔ قصبے کے لوگ آئے تو بہت سے لوگوں کو دھوکا لگا کہ مولوی محمد احسن صاحب گویا مسیح موعود ہیں۔ لوگ ان سے مصافحہ کرنے لگے۔ پھر مولوی صاحبؓ کے بتانے سے لوگ آپؑ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس قسم کے واقعات آپؑ کی زندگی میں بے شمار ہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی نشست انتہائی بے تکلّفانہ ہوتی تھی۔ حضرت منشی امام دین صاحبؓ نے ۱۸۹۴ء میں حضورؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ بیعت کے لیے حضورؑ مجھے بیت الفکر کے اندر لے گئے اور وہاں موجود چارپائی کی پائنتی کی طرف خود تشریف فرما ہوئے اور مجھے سرہانے کی طرف بٹھایا۔

حضرت چودھری بڈھا صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں قادیان آیا تو نئے مہمان خانے میں چارپائیاں نئی نئی تھیں اور ایک پرانی تھی۔ حضرت صاحبؑ تشریف لائے اور پرانی ٹوٹی ہوئی چارپائی پر بیٹھ گئے، چھ سات آدمی اَور تھے۔ سب کو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بڑی شرم آئی کہ حضورؑ چھوٹی سی ٹوٹی ہوئی چارپائی پر بیٹھ گئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اپنی بیعت کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام مجھے ایک علیحدہ مکان میں لے گئے اور اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ ایک چارپائی بچھی تھی اس پر ہم دونوں بیٹھ گئے۔ میرا داہنا ہاتھ حضرت صاحبؑ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور دس شرائط کی پابندی کی مجھ سے بیعت لی۔

حضورانور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بستر اور بوریے کی سادگی کے حوالے سے کئی روایات پیش فرمائیں۔آٹھم سے بحث کے دوران ایامِ بیماری میں بھی حضورؑ ایسے بستر پر آرام فرماتے جس پر نہ تکیہ تھا نہ بستر، کمر تک بوریے پر ہوتے اور باقی جسم مبارک زمین پر ہوتا۔

ایک مرتبہ بعض نوجوانوں نے حضورؑ کی گاڑی گھوڑوں کی جگہ خود کھینچنے کا ارادہ کیا۔حضورؑ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا کہ گھوڑے واپس جوتو! ہم انسان کو حیوان بنانے کے لیے دنیا میں نہیں آئے۔ہم تو حیوانوں کو انسان بنانے کے لیے دنیا میں آئے ہیں۔

یہ ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد خطبے کے دوسرے حصّے میں حضورِانور نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب ادا کرنے کا ارشاد فرمایا۔

☆.....مکرم الحاج شیخ یوسف عثمان کمبولا یا صاحب (مبلغ سلسلہ تنزانیہ) مرحوم تنزانین تھے اور ۶ رنومبر کو ۸۴ رسال کی عمر میں وفات پاگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔بحیثیت مربی تنزانیہ کے مختلف ریجنز میں خدمت کی توفیق پائی ہے۔

☆.....مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ کیپٹن محمود احمد خان صاحب۔مرحومہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پوتی، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی نواسی، صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔مرحومہ گذشتہ دنوں ۸۲ رسال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ موصیہ تھیں۔کراچی میں لجنہ اماء اللہ میں لوکل صدر اور ممبر عاملہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کا نکاح پڑھایا تو خطبے میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اولاد کے لیے بڑی دعائیں کی ہیں... پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف منسوب ہوجانا یا یہ سمجھ لینا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمارے لئے دعائیں فرمائی ہیں کافی نہیں ہے۔اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ نہ ہوں جو ان دعاؤں کے نتیجے میں ہم پر آتی ہیں تو یہ دعائیں ہمارے لئے مفید نہیں ہیں۔یہ دعائیں اس وقت ہمارے لئے مفید ہوسکتی ہیں جب ہم وہ ذمہ داریاں بھی ادا کریں جو ان دعاؤں کے نتیجے میں ہم پر پڑتی ہیں۔

پھر حضورؑ نے فرمایا:

شیطاں سے دُور رکھیو اپنے حضور رکھیو

اس میں بھی ہمیں متوجہ کیا کہ شیطان کا غلبہ اُن لوگوں پر نہیں ہوتا جو خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور مجاہدے

کا حق ادا کرتے ہیں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو حضرت مسیح موعودؑ کی یہ دعا تمہارے حق میں قبول ہوگی۔

یہ نصائح پیش کرنے کے بعد حضورِانور نے فرمایا کہ یہ بہت اہم نصائح ہیں، ان کے بچوں کے لیے بھی، خاندان کے افراد کے لیے بھی اور افرادِ جماعت کے لیے بھی۔ ان پر غور کرنا چاہیے، ان پر عمل کرنا چاہیے۔ اگر یہ ہوگا تو تب ہی ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

☆.....مکرم عبدالرفیق جدران صاحب آف امریکہ۔ مرحوم گذشتہ دنوں ۷۶ رسال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ مرحوم نے گھانا میں نصرت جہاں سکیم کے تحت خدمت کی توفیق پائی۔

☆.....سلیمہ تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم آف میر پور خاص سندھ۔ مرحومہ سیرالیون میں ۷۳ رسال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضورانور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔